دعا ایوب

تو میرا چاند ہے

www.novelsjahan.com

اس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا۔ بھوری آنکھیں چوڑا ماتھا ترشے ہوئے ہونٹ۔ اس چہرے میں ایک اور چہرہ تھا۔ ان آنکھوں میں کوئی اور آنکھیں جھلملائی تھیں۔ اس سے کچھ ناراض کچھ بے چین۔ وہ ایک دم آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی۔

کچھ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔

کپڑے جھٹک جھٹک الگنی پہ پھیلاتی ماں۔ ہر دفعہ جب ہاتھ میں پکڑے کپڑے کو جھٹکتی تو باندھے گئے جوڑے سے لٹیں نکل نکل کر چہرے کے اطراف جمع ہوتی جاتیں۔

اس نے کپڑوں کی بھاری بالٹی ماں کے سامنے رکھی۔ ''تیرا بھائی کدھر ہے؟''

''سو رہا ہے ماں۔'' جواب دے کر وہ وہیں ایک طرف بیٹھ گئی اور ماں کو دیکھنے لگی۔ تب بھی اسے لگتا تھا کہ اس مہربان وجود کو دیکھنے کے لیے وقت

kahanifreak.com

Shua Digest Novels
Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

بہت کم ہے۔

اس کی ماں بڑی بہادر تھیں اور اسی طرح وہ بھی، نانی بتاتی تھیں کہ ماں نے چھوٹی سی زندگی میں بہت مشکل وقت دیکھا مگر کبھی ہمت نہ ہاری۔ بائیس سال کی عمر میں ان کی شادی ایک کزن سے ہوئی جس سے کشف پیدا ہوئی۔ نقوش اور عادات میں ہو بہو اپنی ماں جیسی۔

جب کشف ایک سال کی ہوئی تو ایک دن ماں کچن میں کام کر رہی تھیں کہ اچانک سلنڈر پھٹ گیا۔ وہ سر سے پاؤں تک جل گئیں۔ نانی بتاتی تھیں کہ ان کا بچنا ایک معجزہ تھا۔ ڈاکٹرز نے بہت کوششیں کیں مگر ان کو معذور ہونے سے نہ بچا سکے۔ وہ وہیل چیئر پہ شفٹ ہو گئیں۔

ایک سال بابا نے ان کا ساتھ دیا مگر آخر وہ کب تک دیکھتے۔ ایک اپاہج عورت کے ساتھ کوئی کب تک اور کیسے رہ سکتا ہے۔ چنانچہ دونوں میاں بیوی نے آپس میں بات کی اور پھر راستے الگ ہونا ہی مقدر ٹھہرا۔

بابا نے ماں کو چھوڑ کر دوسری شادی کر لی۔ کشف پہلے بھی نانی کے ہاتھوں میں پل رہی تھی۔ اب بھی پلی وہاں آ گئی۔ نانی اور چھوٹی خالہ نے ماں کی اور اس کی بہت دیکھ بھال کی۔ چھ سال بعد جب بالآخر ماں اپنے پیروں پہ کھڑی ہونے کے قابل ہوئیں تو کشف سات سال کی ہو چکی تھی۔ لیکن اپنی عمر سے بہت سمجھدار۔

وہ عام بچوں کی طرح نہ تھی۔ چھوٹی عمر سے ہی اس نے نانی کے اور ماں کے بہت سارے کام سنبھال لیے تھے۔ باپ کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں رہنا آسان نہیں ہوتا۔ ایسے بچے اپنی عمر سے بہت جلدی بڑے ہو جاتے ہیں۔

گزرتے سالوں میں چھوٹی خالہ اور ماموں کی شادی ہو گئی۔ اب نانی کب تک ان ماں بیٹی کو سنبھالتیں۔

گھر میں چپقلش بڑھنے لگی تو ماں نے شادی سے پہلے سیکھے گئے ہنر کو کام میں لانے کا سوچا۔ اپنی شادی کا زیور بیچ کر انہوں نے ایک پارلر کھول لیا جو گھر سے تھوڑی دور مین روڈ پر تھا۔ کچھ وقت گزرا، نانی نے ان کے لیے رشتے ڈھونڈنے شروع کر دیے۔

وہ سارے سال کشف کو ایسے یاد تھے جیسے ابھی کل کی بات ہو۔ جب انکل معیز کے گھر والے نانی کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب چھوٹی خالہ کمرے میں ماں کو کچھ سمجھا رہی تھیں اور ماں کی آواز بھاری تھی، جب پہلی رات ماں کی رخصتی کے بعد وہ نانی کے ساتھ اکیلی سوئی تھی اور بار بار اٹھ کر ساتھ والے خالی بستر کو دیکھتی تھی۔ پھر اگلے دن وہ آئیں تو ان کے چہرے پہ اطمینان تھا۔

"اب سب ٹھیک ہو جائے گا کشف!" اس کے کپڑے پیک کرتے ہوئے انہوں نے اس سے کہا۔ مگر جانے کیوں اس کا خوف کبھی زائل نہیں ہوا۔

kahanifreak.com

☆☆☆

ماں نے پارلر پہ کام جاری رکھا۔ وہ صبح دس بجے جاتیں اور دوپہر تین بجے واپس آ تیں۔ کبھی کبھی کشف بھی اسکول کے بعد وہاں چلی جاتی ورنہ زیادہ تر وہ معیز انکل کی امی کے پاس گھر میں ہی رہتی۔ ہوم ورک کرتی، کارٹون دیکھتی۔

یوں ایک سال گزر گیا اور اس کی روح کا دوسرا حصہ اس کا بھائی اس دنیا میں آیا۔ صارم معیز ہونٹ اور آنکھیں بالکل کشف سی۔ وہ گھنٹوں بیٹھ کر اس کو دیکھا کرتی۔

تین ماہ کے بعد جب وہ دوبارہ پارلر پہ جانے لگیں تو صارم کی ذمہ داری کشف پہ آ گئی۔ صبح کے ٹائم وہ دادی کے پاس رہتا۔ جونہی کشف اسکول سے واپس آتی پھر کشف جانے اور صارم جانے۔ وہ فیڈر دھوتی، پھر اسے پلاتی اس کے کپڑے بدلتی، لوشن لگاتی۔ وہ اسے ایسے ہی سنبھالتی جیسے ماں اپنے بچے کو سنبھالتی ہے۔ حتیٰ کہ جب ماں واپس آ جاتیں تب

Shua Digest Novels

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

بھی صارم اسی کے پاس رہتا۔ ماں کئی دفعہ ملنے والیوں کو بتاتیں۔

"مجھے صارم کی فکر نہیں ہوتی۔ کشف اسے بالکل میری طرح سنبھالتی ہے۔"

جوں جوں صارم بڑا ہوتا گیا۔ وہ ہر کسی سے زیادہ اپیا سے اٹیچ تھا۔ اسے ماں سے زیادہ کشف کی فکر ہوتی تھی۔ وہ اس کی گود کے بغیر سو نہ پاتا، اس کے سوا کسی کے ہاتھ سے کھانا نہ کھاتا۔ جب تک کشف اسکول سے نہ آتی وہ فیڈر نہ پیتا۔ جب اس نے بولنا سیکھا تو پہلا لفظ جو اس نے بولا وہ ماں نہیں تھا نہ ہی بابا۔ وہ تھا کُف۔"

صارم دو سال کا ہوا تو تقدیر نے ایک بار پھر پلٹا کھایا۔ پارلر سے واپس آتے ہوئے ایک کار نے ماں کو بری طرح کچل دیا۔ ایک ہفتہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ رہنے کے بعد وہ دم توڑ گئیں اور کشف ایک بار پھر بیچ میں لٹک گئی۔

☆☆☆

قل خوانی کے اگلے روز معیز انکل کے ڈرائنگ روم میں عدالت لگی ہوئی تھی۔

کشف نے سات سال بعد آج اپنے باپ کو دیکھا تھا جو اس پہ ملکیت کا دعویٰ کر رہا تھا۔ معیز انکل بار بار ماتھے سے پسینہ صاف کر رہے تھے۔ وہ کشف اور صارم کو علیحدہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔

"آپ جانتی ہیں آنٹی! صارم، کشف کے ساتھ کتنا اٹیچ ہے۔" انہوں نے ساس کو اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔

"اس کی ماں تو چلی گئی۔ اگر کشف بھی اس کے پاس نہ رہی تو میں اکیلا اسے کیسے سنبھالوں گا۔"

دوسری طرف کشف کا باپ ایک انجان آدمی کے گھر اپنی بیٹی چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔

خاندان کے ایک آدمی نے تجویز پیش کی کہ دونوں بچے نانی کے پاس رہیں اور خرچہ دونوں کے باپ اٹھائیں۔ اس طرح دونوں بہن، بھائی اکٹھے رہ سکیں گے لیکن یہ تجویز بوڑھی نانی کے لیے ناقابل قبول تھی۔

"میں بڑھیا اس عمر میں دو دو بچوں کی ذمہ داری اٹھانے سے رہی۔ بیٹا! میں تو یہی کہتی ہوں جس کی شے ہے وہ سنبھالے۔"

اندر کشف، صارم کو وہی لوری سنا رہی تھی جو کبھی ماں اسے سنایا کرتی تھیں۔ جب اسے فیصلے کا علم ہوا تو اس کی آنکھیں لبالب بھر گئیں۔ اس نے بھاگ کر نانی کے گھٹنے پکڑ لیے۔

"نانی پلیز! آپ ہم دونوں کو اپنے پاس رکھ لیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں آپ کو بھی تنگ نہیں کروں گی۔"

kahanifreak.com

نانی نے اسے خود سے چمٹا لیا۔

"میری بچی! اب وہاں تیری نانی کی حکومت نہیں ہے اور جو لوگ اقتدار میں ہیں انہیں تیرے جذبات نظر نہیں آتے۔"

وہ دوڑ کر ماموں کے پاس گئی۔ "ماموں پلیز میں صارم کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔ میں چلی گئی تو اس کا خیال کون رکھے گا۔ آنٹی رخسانہ تو گھٹنوں کی وجہ سے جلدی اٹھ بھی نہیں سکتیں۔ صارم روتا رہے گا اسے کون چپ کرائے گا۔"

سب بے سود۔ سارے لوگ منہ چھپا کر ادھر ادھر ہو گئے۔ ایک جانی پہچانی سی شکل والے آدمی نے آکر اس کی انگلی تھام لی۔ وہ اس کا چچا تھا۔ وہ ماں کے مرنے پر بھی سلیقے سے رونے والی سمجھدار لڑکی اس روز پوری آواز کے ساتھ روئی۔ اس نے دروازوں اور دیواروں کا سہارا لینا چاہا مگر ہر دفعہ اس کے چچا نے کھینچ لیا۔

اس کی آواز سن کر اندر کمرے میں لیٹا صارم بھی با آواز بلند رونے لگا تھا۔ باہر تو پہلے ہی سب رو رہے تھے۔

"کاش! ہم کچھ کر سکتے۔" خاندان کے ایک آدمی نے ہاتھ ملے۔

"یوں بہن کو بھائی سے جدا نہ ہونا پڑتا۔"

☆☆☆

Shua Digest Novels
Scanned with CamScanner
Scanned with CamScanner

kahanifreak.com

کتنے دن وہ سوجی آنکھیں لیے باپ سے ناراض خاموش بیٹھی رہی۔ جب بولتی تو ایک ہی جملہ بولتی۔

"مجھے اپنے بھائی کے پاس جانا ہے۔"

باپ نے اس کا دل لگانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

"چلو تمہیں چاکلیٹ دلا لاؤں۔"

"مجھے صرف میرا بھائی چاہیے۔"

"ڈول..... ڈول لے لو نا میری گڑیا۔"

"میرا گڈا میرا بھائی ہے۔ مجھے میرا بھائی لا دیں۔"

"کیا بھائی، بھائی لگا رکھی ہے۔" وہ چڑ جاتا پھر نرم پڑتا۔ "دیکھو ہادی اور سعد بھی تو تمہارے بھائی ہیں۔" وہ اپنے دونوں بیٹوں کا حوالہ دیتا۔

"میرا ایک ہی بھائی ہے۔ صارم۔" وہ کہتی رہتی۔ وہ تھک کر اٹھ جاتا۔

پھر بابا کا ٹرانسفر ہو گیا اور مجبوری میں اسے بھی ان سب کے ساتھ شہر بدر ہونا پڑا۔ تب سے اب تک وہ بے چین تھی۔ اس کے خوابوں میں اب بھی وہ روتے ہوئے آتا تھا۔ اسے اب بھی لگتا تھا کہ وہ اسے بلا رہا ہوگا۔ کشف کشف۔"

کشف نے اتنے سال صبر سے انتظار کیا۔ اب وہ بائیس سال کی تھی اس دوران اس کا فل فوکس اپنی پڑھائی پر رہا۔ وہ اپنے پورے خاندان میں اس لحاظ سے ممتاز رہی کہ اس کے سوا کوئی بھی ماسٹرز میں گولڈ میڈل نہ حاصل کر سکا تھا۔ ڈگری پوری کرنے کے بعد اس نے لیکچررشپ کے لیے اپلائی کیا اور اس کی جاب لگ گئی۔ تب کشف نے سکون کا سانس لیا۔ اب اس گھر میں اس کی حیثیت کچھ بدل گئی۔ اب وہ مرضی کا فیصلہ لے سکتی تھی۔

چچا جان نے اس کا رشتہ مانگا تھا اس روز ڈائننگ ٹیبل پہ جب بابا نے اس کی رائے پوچھی تو کشف نے سکون سے جواب دیا۔

"مجھے صارم کو ڈھونڈنا ہے بابا! میرا خیال ہے آپ کو مجھے اجازت دینی ہی ہوگی تبھی میں آپ لوگوں کے بارے میں کچھ اچھا سوچ سکوں گی۔"

وہ زین کے ساتھ اس شہر میں واپس آ گئی۔ ماموں کے گھر سے بمشکل ان کا نیا ایڈریس ملا۔ گھر پہنچے تو وہ شناسا چہرہ کہیں نظر نہ آیا۔ انکل معیز کی دوسری بیوی اور بیٹیاں ادھر ادھر پھر رہی تھیں۔

"وہ کہاں ہے انکل؟" اس نے ٹوٹتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"بات مت کرو اس کے بارے میں کشف! اس پندرہ سالہ لڑکے نے ہم سب کو تگنی کا ناچ نچا کر رکھ دیا ہے۔ جب تک اماں زندہ تھیں تب تک پھر بھی ٹھیک تھا اس کے بعد سے تو۔ آوارہ، بدتمیز، لوفر یہ القاب ہیں اس کے محلے میں۔ مجھ سے تو خیر کبھی تمیز سے بات کی ہی نہیں۔ اسکول داخل کرایا ایک دن بھی مجال ہے جو وہاں پہ گیا ہو۔ بولتا یوں ہے جیسے میں نہیں وہ میرا باپ ہے اور اب تو......"

وہ کچھ کہتے کہتے رک گئے۔ تب ہی ان کی تیز طرار دکھتی بیوی آگے آئی۔

"بری عادتوں کا شکار تھا تمہارا بھائی۔ لڑکوں کے ساتھ مل کر سگریٹ پیتا، اب پتا نہیں، خالی کہ بھرے ہوئے۔"

"وہ اب کہاں ہے؟"

"دو مہینے پہلے گھر سے بھاگ گیا۔"

کمرے کی چھت دھڑام سے اس کے اوپر آ گری۔ وہ یکدم اٹھی۔ "بھاگ گیا؟ کہاں بھاگ گیا۔ کیا آپ نے اسے ڈھونڈا نہیں۔"

"ارے سنو تو سہی کشف، جاتے جاتے میری سونے کی چوڑیاں بھی چرا کر لے گیا۔" ان کی باقی کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔ وہ آنسو چھپاتی باہر کو لپکی۔ زین پیچھے پیچھے تھا۔

"تم فکر مت کرو کشف! ہم اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔"

وہ تیزی سے اس کی طرف مڑی۔ "یہ تمہارا باپ تھا جس نے اسے مجھ سے علیحدہ کیا تھا۔"

Shua Digest Novels

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner

"اس کا تو ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

معیز انکل نے اس کی کچھ تصویریں اسے واٹس ایپ کر دیں۔ بھوری آنکھوں والا اداس کمزور سا لڑکا۔ وہ کہاں ہے۔

اس کا دل بھر آیا۔ اگلی تصویر میں وہ اسکول بیگ اٹھائے کھڑا تھا۔ چہرے پہ ناراضگی، آنکھوں میں خالی پن۔ وہ جیسے تصویروں میں بھی اس کے دل کی بات سن سکتی تھی۔

زین نے اس کی بہت مدد کی۔ وہ پولیس میں تھا۔ انہوں نے ہر یتیم خانہ چھان ڈالا، ہر ہاسپٹل، ہر وہ جگہ جہاں اس کے ملنے کی ذرا سی بھی امید تھی۔ ہر دفعہ ناکامی پہ وہ کانپ جاتی۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو وہ کس چہرے میں ماں کا چہرہ کھوج پائے گی۔ کون تھا جس سے ماں کی خوشبو آئے گی؟ اس کی ماں کے وجود کا ایک ہی ٹکڑا۔ صارم معیز۔ اگر وہ ان انجان، ظالم لوگوں میں کہیں کھو گیا تو؟

میں اور تو ایک ہی شاخ کے ہیں پھول
میں نہ تجھے بھولی تو کیسے گیا بھول

اخبارات، سوشل میڈیا، پولیس۔ ہر ذریعہ اختیار کیا گیا اور بالآخر ایک صبح، صبح نوید بن کر آئی۔ اسے گجرات میں واقع ایک ہوٹل میں بلایا گیا جہاں وہ پولیس کی حراست میں تھا۔

"ہوٹل کے مالک نے اس پر چوری کا الزام لگایا ہے۔" کوئی چیخ رہا تھا اور اس شور سے پرے کشف۔

اس نے اس کے چہرے کو چھوا تو اس نے منہ پھیر لیا۔

"میں کشف۔ صارم!"

"کیوں آئی ہو اب۔" تلخ انداز۔ "وہیں رہتیں جہاں چلی گئی تھیں۔"

"تمہیں، تمہیں سب یاد ہے؟"

"دادی کہتی تھیں تمہاری بہن تم سے ملنے ضرور آئے گی۔ جاؤ کشف! میری الماری کھول کر دیکھو۔ تمہارے آنے کی آس میں کتنے ہی تحفے لے کر سجا دیے میں نے وہاں۔ اپنے اردگرد کوئی ایسا انسان نہ پایا۔ جو مجھ سے پیار کرتا ہو۔ لیکن ایک امید تھی کہ کہیں ایک لڑکی ہے۔ کشف جو میرے رونے پر پوری پوری رات گزار دیتی تھی۔ پھر جب میں کمرے میں گھٹ گھٹ کر رو دیا تو تم کیوں نہیں آئیں؟"

اس نے اسے ایسے آغوش میں چھپا لیا۔ جیسے مرغی اپنے چوزوں کو پروں تلے چھپاتی ہے۔ اب ساری دنیا بھی آ جائے تو وہ اسے خود سے جدا نہیں کرے گی۔

"تب تمہاری بہن کمزور تھی اور لوگوں نے ہم پہ اپنی مرضی چلا لی۔ اب میں کچھ بھی کروں گی پر تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔"

اس کے آنسو پونچھے اور بال سنوارے۔ "تو بھائی ہے میرا اور بس تو ہی ہے۔"

اور پولیس کے ساتھ معاملات زین نے جانے کیسے سلجھائے۔ لیکن شام کو جب وہ اس کے نرم بستر پہ بے فکری سے سو رہا تھا تو وہ ٹیرس پہ کھڑی زین سے مخاطب تھی۔

"جہیز میں کچھ نہیں لاؤں گی سوائے پندرہ سالہ بھائی کے۔"

"تابعدار سائیں۔" وہ ذرا سا جھکا۔

"اور اپنے بچوں سے پہلے میرے بھائی کو رکھنا ہوگا۔"

"ورنہ اس کی بہن میرا جینا حرام کر دے گی۔" دونوں کھلکھلا کر ہنسے۔

"بائی دا وے۔ تحقیق کرائی تھی وہ۔ ہوٹل کا مالک اسے کسی غیر قانونی کام میں انوالو کرنا چاہتا تھا......اور وہ چوڑیاں......" وہ رکا۔

"مگر میں تمہیں کیوں بتا رہا ہوں۔"

ایک بار پھر وہاں ہنسی کی آواز پھیل گئی۔

☆☆

kahanifreak.com Shua Digest Novels

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner